MarsiyaeMarsiya
www.emarsiya.com

۱

کیا خبر و سخن ہو شیرین زبان نہیں
مطبوع طبع کب ہو جو طبع لسان نہیں
سامع نہیں تو جادۂ حسن بیان نہیں
زنگ سخن ہو خاک اگر قدر دان نہیں

۲

شکر خدا کہ جمع ہیں یاں سب شناس
منصف ہیں یہ کہ کب ہو کسی طرح التباس
جو عام ہیں یہ خاص انہیں ہے التباس
ہائے صلہ سخن کا یہ ہے پایۂ اساس

۳

جو اہل حرم کا قافلہ ماتم نشین ہو
بیداد سب نہ باغ حسین و حسین ہو
خون نازنین کا فارہ روز زمین ہو

بے اہل شوق تیرے تقریر ہیچ ہے
بینا نہ ہوں تو جوہر شمشیر ہیچ ہے

اہل کرم فقیر کی دل کی مراد دیں
یہ مرثیہ ہو داد کے قابل تو داد دیں

ذرہ ارم کو فوق نہ باغ جنان کو تھا
رشک اس زمین پہ نہ چمن آسمان کو تھا

۴

یوسف کا حسن غیر خریدار کر دیا
ہاں بے طلب نثار زر و زار کر دیا

۵

اے طبع انقلاب زمین و زمان دیکھا
اے کلک مختصر ہوں تو باغ جہان دیکھا
اے نظم شعر اہل غزل فنا دیکھا

۶

نازاں تھی جو زمین کہ ہیں آسمان بنا
نخشب ہیں یکجو تو نے یہ پہنا لباس قبا
کامل جمال حسن ہیں صورت میں لاجواب
نور نگاہ فاطمہ دلبند بوتراب

بے گل ترانہ بجی بلبل فضول ہے
بے سرو فاختہ کی صدا بے اصول ہے

محشر بپا نہ فلک لاجورد ہو
خنجر چلیں دلوں پہ وہ لفظوں میں درد ہو

سجدے کا مجھ پہ عرش معلی کو شوق ہو
شمس و قمر پہ اب مرے ذروں کو فوق ہو

۷

بے غنچہ ہی جو اہل کی غنچہ کیا
کیا لعل کا شرف در یکتا کی قدر کیا
بیمار ہی نہ ہو تو مسیحا کی قدر کیا
مجنوں بغیر صورت لیلیٰ کی قدر کیا

۸

اہل عزا کے آج ہے رخصت حسین کی
روتی ہیں سب قریب ہو رحلت حسین کی
کس کا دل ہے جو مصیبت حسین کی
سب چلے ہیں اب ہو شہادت حسین کی

۹

یہ ہیں وہ گل کہ باغ ہو جنت نگاہ کے
یہ ہیں وہ در جو تاج جمال ہیں کے
یہ ہیں وہ ماہ جنہیں ہیں روشن ہو ان سے
یہ ہیں وہ مہر جنہیں منور ہیں دشت و در

عاشق ہو جب تو حسن صنم کا وقار ہے
بے عندلیب گل چمنستان میں خار ہے

تنہا ہے قاتلوں میں دل و جان فاطمہ
دامن تلک ہے چاک گریبان فاطمہ

ہو گی طلب جو گلشن عنبر سرشت میں
جاؤں گی میں بھی انکی بدولت بہشت میں

۱۰

کیونکر بیٹھے رو میں شہیدان پاک
جلتی ہیں جو جھلسان دل اندوہناک
بیدفن سب پڑے ہوئے ہیں فرش خاک پہ
چادر نہیں کسی کے تن چاک چاک پہ

دامانِ فاطمہ میں جو گل پیرہن ہیں
عبرت کا ہے مقام کہ وہ بیکفن ہیں

۱۱

وہ سالکانِ وادیٔ ہدایت و رشد
وہ رہروانِ مرحلۂ عشق ذوالمنن
وہ عاشقانِ دلبر شاہنشہ زمن
وہ سینہ کش خنجر و دم و تیغ و تن

پر خون پڑے تھے دشت مصیبت میں اسطرح
صحنِ چمن میں پھول بکھرتے ہیں جسطرح

۱۲

کھیتیں چمن میں پھولوں کو چن چن کے ہار
رکھتے ہیں سالے بن کر ہیں تاج و دستار
زہرا کے پھول ہو ہیں جلتے ہیں خاک پہ
بنکی نہ تھی ہوگی نہ تھا سا پیچ

چہرے نہ گرد تیغوں سے اعضا کٹے ہوئے
دامانِ زخم مثل گریبان پھٹے ہوئے

۱۳

وہ کلمہ خوان فاطمہ اور رنج و درد میں
چہرہ وہ اور دھوپ وہ لوں اور وہ گرم تن
بیدفن بے کفن کبھی ہوتا اگر وطن
حالیں ان کا کلمہ دنیا کو فنا

کرتے سپرد خاک شہ بیوطن کسے
نیزے میں گاڑتے کسو دیتے کفن کسے

۱۴

تیروں میں نعش بھی مرے ہیں گر
کٹنا سے گاڑتے ہیں انھیں جو دل شکر
گر یہ ہو تو دیتے ہیں عالم کو وہ خبر
ملتا ہے ان کو اٹھا کے بیوم و زر

کیا صاحب مروت و ہمت شریر تھے
مٹی ندی انھیں کہ جو کل کے امیر تھے

۱۵

مقدور سب تھا شہ کو یہ مجبور ہو گئے
تیغوں میں ان کے دفن سے معذور ہو گئے
جو اقربا قریب تھے وہ دور ہو گئے
گر کیا یہ تشنگی مقدور ہو گئے

آنکھیں پھرائے خاک پہ اکبر تو سوتے ہیں
یہ گھیرے گھیرے زخموں کو گن گن کے روتے ہیں

۱۶

اصغر کے دفن کا ہے احوال دلخراش
کرتا کفن بنا جو کفن کی ہوئی تلاش
نقشہ ہی قبر کھود کے کھیلے شہ کی لاش
اشکوں سے ذوالفقار ہوئی آب پاش

تھے پھر تو اپنی جانپہ کھیلے ہوئے حسین
رانڈوں میں شور تھا کہ اکیلے ہوئے حسین

۱۷

اب جب سے جیش ہم کو ہے ہمراہ
داغ مسافران عدم ہیں سیاہ گیا
بجھ گئی سپاہ لشکر غم ہیں سیاہ گیا
ڈوبا ہوا لہو میں علم ہیں سیاہ گیا

غربت میں ساتھ چھوٹ گیا بیٹوں کا بھائی کا
اکدم میں خاتمہ ہوا ساری کمائی کا

۱۸

اب حاضرین مجلس ماتم کریں بکا
پڑھتا ہوں حال یکسی شاہ کربلا
جب جا پڑا ہے لاشہ شہ مصطفیٰ
وہاں جب کھڑے ہیں بیکس ہو کر قضا

MarsiyaeMarsiya
www.emarsiya.com

۱۹

کہتی ہین دیکھ دیکھ کے یہ سوئے آسمان
بیکس کا تو گواہ ہے اے رب انس و جان
آغوش مین تڑپ کے موئے اکبر جوان
لیکن ہوئی گلے سے نہ واقف مری زبان

کانپے نہ ہاتھ بھی دل و جان بتول کے
کھینچی سنان جگر سے شبیہ رسول کے

۲۰

یہ درد دل یہ داغ یہ ضبط بکا یہ صبر
یہ آفتین یہ ظلم یہ جور و جفا یہ صبر
کسنے دیا یہ حوصلہ کسنے دیا یہ صبر
بندیکو تیرے فضل سے مولا ملا یہ صبر

ہوتی نہ پرورش اگر اس خستہ حال کی
مین لاش دیکھتا علی اکبر سے لال کی

۲۱

جو مشکلین تھین سب ہوئین آسان ہزار شکر
سب تیری راہ مین ہوئے قربان ہزار شکر
یہ نوجوان بھی ہو چکا بیجان ہزار شکر
سوئے لحد مین اصغر نادان ہزار شکر

بیٹے کی فکر کچھ نہ برادر کی رہ گئی
مشکل اب ایک گردن و خنجر کی رہ گئی

۲۲

اسمین بھی ہے معین و مددگار ذات رب
حسرت یہ ہے گلے سے ملے تیغ ظلم جب
اسدم ادا کرون ترا سجدہ بصد ادب
تہلیل اس زبان پہ رہے گو ہون تشنہ لب

دل حامل تعب ہو جدا اور جگر جدا
تکبیر کہکے تن سے ہو بندیکا سر جدا

۲۳

ہان ایک غم رہا کہ تجھے اسکی ہے خبر
یا رب یہ اہلبیت نبی ہین جو نوحہ گر
غربت یہ انکی ہوتا ہے ٹکڑے مرا جگر
چپ ذبح ہونگا مین تو یہ بیت جا بلند گر

کیا حال انکا ہوویگا اس اژدہام مین
یہ تو کبھی پھرے نہین بلوائے عام مین

۲۴

حرمت کا ان سبھونکی تجھی کو ہے اختیار
یہ بیبیان ہین صاحب تطہیر و پردہ دار
بچے ہین کچھ یتیم و غریب و نحیف و زار
کر رحم انکے حال پہ اے میرے کردگار

حافظ حضر مین ہے تو سفر مین رفیق ہے
تو مادر و پدر سے زیادہ شفیق ہے

۲۵

یہ کہکے در پہ خیمے کے روتے ہوئے گئے
پر گرد رخ کو اشکون سے دھوتے ہوئے گئے
دامن سرشک غم سے بھگوتے ہوئے گئے
رخصت ہر ایک لاش سے ہوتے ہوئے گئے

طاقت یہ گھٹ گئی تھی شہ تشنہ کام کی
طے کی جو اتنی راہ تو منزل تمام کی

۲۶

رشتہ تھا دست و پا مین شہ خوشخصال کے
کہتے تھے لے گیا کوئی دل کو نکال کے
بیٹے الشرف مین لیگئین بہنین سنبھال کے
خونیب یہ بولین ہاتھونکو گردن مین ڈال کے

جلوہ کوئی گھڑی رخ انور کا دیکھ لون
مسند پہ بیٹھیے کہ مین جی بھر کے دیکھ لون

۲۷

ٹپکا کے اشک بیٹھ گئے خاک پر امام
فرمایا سوگوار ہون کنبہ ہوا تمام
جلتی زمین پہ سوتے ہین بیت لاکرام
باشندگان گور کو مسند سے کیا ہے کام

پیوند کوئی آن مین ہونا ہے خاک کا
اب ہم ہین اور گرم بچھونا ہے خاک کا

لہ تہلیل بمعنے لا الہ الا اللہ کہنا

MarsiyaeMarsiya
www.emarsiya.com

۲۸

زینب پکارتی ہے عون و محمد کو جلد آؤ
قاسم کے سہرے دولہا بنے ہو بیٹھ جاؤ
رخصت ہے اب حسین کی عباس کو بلاؤ
اکبر کو دو صدا کہ پدر کی مدد کو آؤ

۲۹

زینب کے کلام سے کہ کہ فرزند کی وہ آہ
ہے ہے یہ سخت جان تھی اسی غم کیواسطے
جاتے ہیں گرد و پیار سے پھر پھر کے روکو
جیتی رہی میں آپکے ماتم کیواسطے

۳۰

بولی جھکا کے سر کو یہ وہ غم کی بیکسی
تجھ کو خجل نہ کیجیے بابا ہو کیا ادا
غایت کا حق ہمیں سے نہ ہو کیا ادا
مرجانی صدقہ ہو کر تو الفت کا حق ادا

۳۱

بیٹا پدر کے پاؤں پہ گر گر کے روکو
دار فنا میں اشک بہائی کو رہ گئے
ہم سب کے داغ دل پہ اٹھائی کو رہ گئے

۳۲

قاسم کی ماں کو دیکھ کے بولے امام
پیارے بھتیجے قتل ہوا سر گئے تمام
منظور حق یہی تھا کہ لڑکے ہیں سب یتیم
اس شہر ہوا در فاطمہ کبرا سے غم

۳۳

صبر حسن صبر جا ہے
ہر دکھ میں یاد صبر ہزار احد کرو
اس کے بخشوانے میں تم بھی مدد کرو

۳۴

بھائی کو روتے دیکھ کے بولے حسن یہ زبان
بازو کٹا کے شیر پڑا ہے کچھار میں
کیا اختیار مصلحت کردگار میں

۳۵

اکبر نام لب پہ جو آیا امام کے
بانو گرین کلیجے کو ہاتھوں سے تھام کے

۳۶

حضرت نے روکے دختر زہرا کو یہ کہا
زینب تباہ ہو گئیں تم دو اصغر
میرے لئے گنوا دیے دو لعل تم نے
ہیں باپ کی بہن کی محبت میں فدا

۳۷

خونیں غریب باپ کی تصویر بھر گئی
کیا جانے اُن یتیموں پہ اُن کیا گذر گئی

۳۸

یاد آئیگی لحد میں یہ الفت حسین کو
تم نے بھلا دی ماں کی محبت حسین کو

۳۹

کیجیے علاج جسکا یہ ایسا مرض نہیں
بیٹھو کہ جان کھو دو انہیں کچھ غرض نہیں

MarsiyaMarsiya
www.emarsiya.com

۳۷

بیٹے بھی جنگلوں میں بکار ایسے
دیکھا کہیں نہ انکو نہ ماتی کہیں نہ ہم
اب غم ہے کہ ہم بھی جہاں کو کہیں نہ ہم
بھائی و جلد باپ سے بچھڑا ہوا یہ

۳۸

راحت ہو جس سے روح کو وہ کوچ کیا ہے
منزل ہماری اور علی اکبر کی ایک ہے

۳۹

بھائی کی ہے امید نہ مانگی نہ باپ کی
بیٹی ہوں شاہ کی تو لونڈی ہوں آپ کی

۴۰

اکبر کا ایک غم نہیں یا شاہ دین پناہ
اسکا بھی ہے الم کہ ہوا اب سپاہ
پیچھے ہے غم کہ مانگا جو شہ نے ہے خدا
اک دم میں بخت الٹتا ہی ہوتا ہے کجکلاہ

بیجا نہیں جو اشکوں سے چادر بھگوتی ہوں
اپنی بھی آپ کی بھی مصیبت آ روتی ہوں

۴۱

ہم اور وہ ہونگے ایک ہی منزل پہ ہم
دوری ہماری اور علی اکبر کی ایک ہے
جب ہم ہی تو سہل ہیں یہ مرحلے تمام

۴۲

تھوڑا سا ہے درد پسر کی جدائی کا
عرصہ ہے وصل میں تن و سر کی جدائی کا

۴۳

زینب کو دیکھ کر یہ کہا بخت
منکا کیا خلق کی بھی ہوئی ہیں
آفت میں ہے تمہارے عزا و حزن و درد
زینب کی ہم عرض کرو اے سرور دین

ہر دکھ میں ساتھ ہوں عبث آنسو بہاتے ہو
انکو تو سونپا مجھکو کسے سونپ جاتے ہو

۴۴

ہم اور وہ ہونگے ایک ہی منزل پہ ہم
دوری ہماری اور علی اکبر کی ایک ہے
جب ہم ہی تو سہل ہیں یہ مرحلے تمام

۴۵

چادر نہ میرے پاس نہ زینب کے پاس ہے
بلوے میں سر کھلے ہیں ہر اک بیحواس ہے

۴۶

دیا شاہ نے تمہیں لیکن جدا آج
موجود وہ تو ہے جو نہیں کوئی پاس
بے مادری جو بیٹیاں ہوتی ہیں بے حواس
زیور ہی انکا زیور ہے تو عیش و رضا لباس

چادر چھنے تو چشم کو پرنم نہ کیجیو
لٹنے کا قید ہونے کا کچھ غم نہ کیجیو

۴۷

ہم ہیں کہ ہم ہیں قید ہوں چشم پر نم ہمارے
زندان میں قید ہوں جو قدم دم ہمارے
سوٹھوں کا گھر ہے جو قدم دم ہمارے
بیٹا ہمارے سر کی قسم دم ہمارے

لازم ہے فکر امت خیر الانام کی
ہم ذبح ہوں جفا سہو تم قید شام کی

MarsiyaeMarsiya
www.emarsiya.com

۴۸

روتے ہوئے یہ کہتے ہیں ذوالجناح آب
نکلا وہ ہر جگہ یہ ذرہ ہی آفتاب
تیغ کے زانوؤں کو ترے جب ہوا شتاب
جلدی ہو سوار وہ شاہ فلک رکاب

۴۹

گل حسن شاہ کا ہے زبان پہ
صدقے ہیں دل عمامہ کلاہ کی شان پہ
بال ملک ہیں چتر علی کے نشان پہ
ہے یہ کلام حق جو زبان کی زبان پہ

۵۰

دین پر شست صاحب دلدل کی شان تھی
سب بدبہ وہی تھا وہی آن بان تھی

لے آؤ زوجۂ اسد ذوالجلال کو
غرفے سے دیکھیں دولہا نہ اپنے لال کو

۵۱

حرمت کسی نے قبلۂ دین کی ذرا نہ کی
کعبہ گرانے والوں نے کیا کیا جفا نہ کی

۴۷

صرصر ہے بوئے گل ہے نسیم صبا ہے
اڑنے کا اسکے کیا ہے عجب ذوالجناح ہے

۵۰

تصویر غم کدہ بھی بنے بادشاہ بھی
مجلس میں واہ واہ بھی ہو آہ بھی

۵۲

تاریک و تار عالم ارکان نہو گیا
مجموعہ کیوں جہاں کا پریشان نہو گیا

۴۸

روتے ہیں رسول خدا کا جو رکاب
رکھنا زمین پہ اسکو قدم ناگوار ہے
سقنی کے ہاتھ جال ہے ہمارا نگار ہے
تنہا ہے اسکا ساز جو ہمراہ نگار ہے

۵۱

تھا کہ یہ جبیں سیاہ کی ہے جبیں
قرآن کی لوح جبکو سمجھتے ہیں مومنین
ایمان کا آئینہ ہے کہ ہے ان کے دین
ہو داغ کر اس جبیں پہ کتنے ہیں مومنین

۵۲

دیکھا جو چشم لطف سے ہو کیں نہاں
بجان پہ لیے جب ہے ہمارا غزال
لکھوں سے خون ٹپکتا ہے اللہ رے جلال

گرتی ہے ضو سے ہو میں بجلی زمین پر
زہرا کے آفتاب کا جلوہ ہے زین پر

مدحت لکھوں کہ بدعت اہل خطا لکھوں
خود سر ٹپک رہا ہے قلم اب میں کیا لکھوں

چہرہ ہے زرد لاش پسر پر ہے آہ ہے
پتلی کی طرح آنکھوں میں عالم سیاہ ہے

Marsiya Marsiya
www.emarsiya.com

۵۸

زنبیل سیاہ اور وہ مع نور حضور نور
روشن خدا نے کی ہے دل شب میں نور
ہے جسکے سامنے تہ دامن چراغ طور
کعبہ سیاہ پوش ہے غم کا ہے ظہور

تیغوں کے زخم پڑ گئے اس رو پاک پر
وہ شمع بجھ کے رہ گئی مقتل کی خاک پر

۵۹

تھے بھی جنکے حسن صفا پر علی کی جان
شاہ دو اور سبط کی سنا نبی خدا کی شان
وہ ہاتھ فیض یاب کہ جنسے سب جہان
تیغ جفا سے ذبح کیے گئے یار باوفا

فیاض سے کسی نے سلوک ایسے کم کئے
احسان کے حسین نے ایسے ستم کئے

۶۱

نور بتول سر پہ کھلے ہیں زمین
اور ہے بندہ علی سے دلاور کی زینت
کٹ کے سر ہی خود جو دھا سا ہیں
سب اسکی خود کو دیکھ کے کہتے ہیں بخوبی

جلوہ نہ دیکھا ہوگا نہ یوسف نے خواب میں
تاروں کا پیرہن ہے زمین آفتاب میں

۵۶

تھے خدا میں بیٹھے تھے ہم جیسے
بجھ گئے ظلم لگا انہیں ہے غضب
دندان وہ دُر کہ جنکا نہ کبھی نہ
ہمنوا موتیوں سے بھرا ہے جیب

رنگین ہدف جو تیر ذکا شاہ زمن بنے
وہ دُر لہو میں ڈوب کے عقیق یمن بنے

۵۹

ہمنوا جیسے بلند تھے مصطفیٰ
ہمنوا ہے وہ دامن وہ صدر باصفا
مصدر کے کیونکر دم خاتم وفا
صدمہ سے کیونکر دم خاتم وفا

زانو کہاں لعین کا وہ جان جہان کہاں
سینہ کہاں وہ اور سموں کے نشان کہاں

۶۲

تھے میں ہی وہ تیغ کہ خان کی عطا
ہل کر وہی ہے جسکی تیغ کیا جا
لا سیف تھی وہ اور اللہ الا فتا
ہر دم ہی اہل کے آگے دم دنا

ہمدم بھی تھی پناہ شہ بحر و بر بھی تھی
تلوار بھی حسین کی تھی اور سپر بھی تھی

۵۷

نازک گلا وہ جیسے گل تازہ شہ
تلی تھی جسکو نازک گریبان کی ناز
سر کے سمو سموں نے ذرا ہی جو خنجر
وہ جسکا ایسے کی ربا جو بھی ناز

صرف یہ ایک کافی ہے رفت کیواسطے
پیاسے حسین مر گئے اُمت کیواسطے

۶۰

کرتا تھا کشتہ ہی کرتا شاہ نامدار
بازو ہے ہیں پہ شفاعت لعل پیشوا
وہ پاؤں جسکے ہیں شاہ مان زلفقار
جسکا نقش ہے ہر ماہ ناج افتخار

وہ چاند ہیں مگر کبھی بڑھ کر گھٹی نہیں
ایسے قدم جو سر بھی کٹے پر ہٹے نہیں

۶۳

دھال ایسی ہے سر کون ہے جسکا دور
گردش میں جسکی مرد ملک لیا کا لطور
پایا ہے شہ کے حسن منور حسین اور
روئے سحر پہ دامن شب کے گرد و غبار

بعضے گھٹا کے متصل بدر کہتے ہیں
قدر اسکی ہے جنھیں وہ شب قدر کہتے ہیں

۱ قاعدہ ہے کہ جب ہوا کے بجائے کے واسطے چراغ کو دامن کر دیتے ہیں تو روشنی بڑھ جاتی ہے ۱۲

۲ یعنی سنہ حالانکہ ایسا آئینہ تھا کہ حسن بھی اپنا منہ اسمیں دیکھتا تھا ۱۲

Marsiyaemarsiya
www.emarsiya.com

۶۳

طبع رواں ہے تیغ صفت سمند میں
سو خوبیاں ہیں اسپ سلیمان نژاد میں
رہوار میں ہیں خیل ہیں چکار نغمہ میں
ہر اک جو ہے ہوا ہے ہر اک جو ہے نبد میں

۶۴

ٹپکا کر آنے کا وہی پٹا الا ہمنا
گھیرا اجل نے لشکر بدعت پسند کو
تب آگئی ہر اک بل بالا بلند کو
تھمنا ہلا خیال چمن دار و بند کو

۶۰

جب تیر پہلی صف کے چلے فرق توڑ کے
دریا ہے نور آگ ہر اک دیع توڑ کے
ڈالی کڑی نگاہ ہر اک دیع توڑ کے
نعرہ کیا یہ تیغ علی رکھ کے دوش پہ

کرتا ہے سیر گنبد نیلی رواق کی
گھوڑا اچھڑا ہوا ہے نظر پر براق کی

اژدر چلے سمٹ کے پہاڑوں کی جو نمیں
کانپا زمین کا قلب الٹنے کے خوف میں

ہاں میں ہزبر فاتح بدر و حنین ہوں
سبط نبی ہوں ابن علی ہوں حسین ہوں

۶۵

بشقوق ہے یہ خشت فلک فرش زمین پر
تشبیل ہاتھ ہاتھوں تو کیا کفل کمر
نیچی ہے جلوہ گر ہے کبھی اور کبھی ادھر
اڑ کر کبھی ادھر کبھی آیا کبھی گیا

۶۸

آواز کوس حرب کا ٹھہرا یا شور ہے
کھلا کے نشان سپاہ ستم پہ ہے
بڑھ بڑھ کے کہتا ہے کہ دکھلا کے شکوہ
مجمع وہ شور شام کا دور دم کا روہ

۶۱

بھیجیں بھی زور ہے اسی کیسوں کا اغل بغل
سر جب کا کاٹ ڈالا ہے اس کے دیو کا
ڈر سے جگر لرزتا ہے سر کا گیو کا
حال اب کھلیگا پیتوں کے غریو کا

پریاں ہوا پہ آنکھوں کو قدموں پہ ملتی
ٹپکے یہ صاف ہیں کہ نگاہیں پھسلتی ہیں

اسطرح صف کٹی ہوئی دشت خراب میں
ہوں جسطرح ملی ہوئی سطریں کتاب میں

الٹے گا صف پہ صف کو یہ پیاسا دلیر ہے
کاٹھی سے ذوالفقار کو کھینچے کی دیر ہے

۶۶

اسوار نے اشارہ شمشیر جب کیا
اس صف کو توڑ کر وہیں نیزہ زیب کیا
آنکھوں میں آ کے چھپا کبھی تلوار میں کیا
حضرت پہ گرد آئی تو دم کو نیو کیا

۶۹

سوروں کو دشت کھوڑوں کی ٹاپوں سے تھا
کوفے کے شہر تک بھی صدا لشکر ان
تیغیں وہ چمکیں وہ چمکیں اسکی الاماں
سایہ اس شیر میں کھڑے تھے

۷۲

لشکر بھگا دیے ہیں پہنچے توڑ کے
شیروں کو مار ڈالا ہے پنجے مروڑ کے
بھالے ہیں سینوں میں نشانوں کو چھوڑ کے
تیغوں نے دم چرا لیے ہیں ہنہ موڑ کے

کیونکر نہ ہوئے پاس ادب اس جناب کا
ہے صدر زین پہ لخت جگر بوتراب کا

کثرت صفوں میں برچھیوں کی بیشمار تھی
یاں پیاسے اک حسین تھے اور ذوالفقار تھی

سر کے وہاں سے دیو بھی جسجا قدم گرا
بیر العلم میں جا کے ہمارا علم گرا

MarsiyaeMarsiya
www.emarsiya.com

۷۴

سب پہ عیاں ہین شیر دلی کے نشان
تلوار مین کٹے ہین ہمارے بہادران
حملون مین کٹ گئی ہین ہماری لڑائیان

۷۵

غلبہ کیا ہے کیا کہ ہمارے سپاہ پر
ناوک لگا جگر پہ اذیت ہوئی بڑی
ٹیکا لہو کہ منہ پہ گئی لعل کی لڑی
کاٹی تھی سخت تیغ نے ٹوٹے کی ایڑی

۷۶

جب آگیا حسین کی تلوار کے تلے
گویا دیا وہ کوہ گران مار کے تلے
دم لے سکا نہ بہر شرر بار کے تلے
دم پیسے گری ہو پہ گئی رہوار کے تلے

بس فتح تھی قدم جو بڑھا بوتراب کا
دم مین ورق الٹ دیا خیبر کے باب کا

غل پڑ گیا کہ خاتمہ لشکر کا اب ہوا
نوذو الفقار جس سے اتری غضب ہوا

شیر فلک لرز گیا حرب اسکو کہتے ہین
گاؤ زمین بھی دب گئی ضرب اسکو کہتے ہین

۷۷

ہر گز عرب کا یہ نہین دستور گو لڑین
وان ننگ ہے کہ ایک سے سید انہین دو لڑین

۷۸

گوہر شناس سب انھین حیرت سے تکتے ہین
گویا شب سیاہ مین تاری چمکتے ہین

۷۹

داغ شکست قلب پہ تھا ہر سوار کے
فقرے تھے گرم دونون طرف ذوالفقار کے

۸۰

بولا یہ بڑھ کے شمر کہ اے دلبر قتال
اس طرح فوج شام کو لڑنا نہین حلال
فرمایا شیر دو بدل ہے یہ کیا خیال
فوجین بڑھین تو خاطر ناموس ہو ملال

۸۱

دیکھا غضب مین برق تجلی مثال کو
آیا جلال شیر الٰہی کے لال کو

۸۲

شانون سے ہاتھ اڑ گئے سر تن سے کٹ گئے
ہلچل غضب ہوئی کہ پرے سب الٹ گئے

۸۳

پیدل مین اب چھوڑونگی مین تم سوار مین
دو دو کرون گی مین تمھین ایک ایک وار مین

MarsiyaeMarsiya
www.emarsiya.com

۸۴

آری بند بند سے تو زنے نکل گئی
پھونچی تھا پر تو دہن سے نکل گئی
پہ خون زہر کو کاٹ کے تن سے نکل گئی
شعلہ یہ بہار آ کے جبین سے نکل گئی

۸۵

کیا منہ جو اسکے آگے کوئی اٹھا سکے
دست خدا کی ضرب کو پنجہ اٹھا سکے
مغفر ذرا بھی چوٹ نہ کھا کر اٹھا سکے
انسان تو کیا ملک بھی لنگر اٹھا سکے

۸۸

عل تھا کہ اب اجل ہی رہائی نہ ہوئیگی
اس جان ستان سے عہدہ برائی نہ ہوئیگی
کرنی تھی تیغ ختم لڑائی نہ ہوئیگی
جنبش کو سب صفوں کی صفائی نہ ہوئیگی

بازو قلم تھا صدر نحس چور چور تھا
سر تن سے مثل برگ خزاں دیدہ دور تھا

شہرہ اڑے ہیں چرخ پہ اس سعد دیل کے
ہیں آج تک کٹے ہوئے پر جبرئیل کے

یہ رن یہ کشت و خون ہر اک تشنہ کام تک
پھر دم جو لونگی میں تو ظہور امام تک

۸۱

آگ تھا کہ مرتبہ اسکی خدا بچائے
سر کاٹ جائے جو کوئی گلا بچائے
سینہ کا بیکر جو تن کو بچائے
ہے پھول سی سپر جو تن کو بچائے

۸۶

وہ برق ہے کہ کوہ ہی کا اسکے سامنے
پانی کا بلبلہ ہے سپاہ اسکے سامنے
ملتی نہیں کوئی پناہ اسکے سامنے
آتش زدہ ہے نار نگاہ اسکے سامنے

۸۹

ہے تیغ میری سیف زبانی بجا بجا
ہے تیغ میری سیف زبانی بجا بجا
کاٹونگی لاکھ سر تو روانی بجا بجا
برق غضب ہوں شعلہ فشانی بجا بجا
ہے خون پیے یہ تشنہ دہانی بجا بجا

وہ آگ ہے کہ کفر کی بستی کو پھونکدے
وہ برق ہے کہ خرمن ہستی کو پھونکدے

کیونکر نہ منہ پہ روک لے چادر سحاب کی
اس برق سے جھپکتی ہے آنکھ آفتاب کی

مامور ہوں کہ درپے خون ہو رہوں
تم لوگ زرد رو ہو میں سرخرو رہوں

۸۴

رخشاں کبھی ہیں چرخ پہ ہی ہے
لرزاں ہے آفتاب بھی کیا پیشرو ہے
سر بوکمر جبین ہلال ہماری ظفر ہے
ہے شکل شب ستارہ تمام و سحر ہے

۸۷

پی تھی خون تیغ دم حرب سے بہم
جاتی تھی شرق سے طرف غرب سے بہم
خون سے سر پہ پھاگ بہا کرب سے بہم
حملے پہ حملہ ضرب پہ تھی ضرب سے بہم

۹۰

نعروں سے زلزلے تھے تو نظارے تھے بن
صحرا میں سر بسر نظر آتے تھے تن بدن
چلتے تھے گھاٹیوں میں نشیبوں میں تھی گھن
گرتے تھے بن نشیب جو پر کی ہوا بدن

ایسی ہو تیغ ہاتھ میں ایسے غیور لے
الماس کا ہے رنگ تو جوہر ہیں نور کے

سب بھول جائے معرکہ بدر و حنین کا
جبرئیل تھامتے جو نہ بازو حسین کا

اژدر میان غار اسیر ہراس تھے
جنگل میں طائران ہوا بیحواس تھے

MarsiyaeMarsiya
www.amarsiya.com

۹۱

پرچون تھی چشم پاک غضب کا جلال تھا
مانند آفتاب سحر تیغ لال تھا
جوشن میں ہر سوار کا بجنا جمال تھا
گویا تہ حسام پہ پھیلی وہ جال تھا

کیونکر بچے چلی ہوئی سیفی کے سامنے
تاروں کی کیا بساط ہے بجلی کے سامنے

۹۲

نکلا ادھر کی فوج سے اک خوش قد و یل
سکار حلیہ ساز دغا باز بد دغل
ڈھکا ہوا ہے ڈھال پہ بوقت بد عمل
جرأت پہ ہنسکر کہتی ہے ہر بت مذہب اجل

چاروں طرف صدا تھی یہ باجوش و شور میں
لو جاہل اپنے پاؤں سے جاتا ہے گور میں

۹۳

لانا نہ پیش سنان وہ بجاب
جنگی ہیں ذکی تھا کے پیچھے پیچھے
چلائے سب کہ چھوڑ دو تیغ کو اب
اور بے شعور ہاتھ نہ پھیرا ہوگا دینا

ہٹجا پدر ہے دست خدا اس دلیر کا
حیدر کی ہے کلائی یہ پنجہ ہے شیر کا

۹۴

تھے نیزے سوار بھی تیغ کی کمال
جو موت تھا کوئی کوئی بسمل کوئی ہلال
بھاگے تھے چار ہاتھ کے خوف و ہراس سے
نہاں تھا آسمان زمین پر غبار تھا

آتش جو دھوپ کی تھی وہ افسردہ ہوگئی
لاشوں کا بوجھ تھا کہ زمین مردہ ہوگئی

۹۵

نیزہ بھی کیجیے طویل تو کچھ دیر بھی تھا جیسا کہ
خود ہی نیزہ باز ہے تھا جیسا کہ
صفدر کی دیکھ کر اسے شاہ حجاز
آ ہو وہ اور یہ اسد بیشہ حجاز

پہلے ملائے آنکھ تو پھر جنگجو لڑے
کیا منہ ہے شیر سے جو کوئی دو بدو لڑے

۹۶

نیزے کے ہاتھ اٹھا کے ملا یا کہ آسمان
جو ہاتھ جوں تو ہٹ کے گرا کچھ نہ تھا
ہاں کچھ نہ تھا کہ دھوم آیا کہا نہ تھا
نعرے سے اس پہ چلنے لگے آسمان تیر

صدمے سے کج نہاد کا چہرہ اتر گیا
سیدھی کمان ہوگئی چلہ اتر گیا

۹۷

تیغیں چمکیں برق کبھی تھا ہوا کبھی
تھمر کبھی ہلا کبھی دریا کبھی
ہر کبھی تیر بال کبھی تھا ہوا کبھی
شہباز تیر بال کبھی تھا ہوا کبھی

جب اڑ گیا چمک گئی نعل اسکے فوج پر
تاروں کے ساتھ چار مہ نو تھا اوج پر

۹۸

نیزے کی ہی ہے کہ جنگ
ہاتھ ہی تھی سے شیر ہے ہوتی نہ کچھ
خیبر کشا کے شہ نشاں ہے نہ کچھ
بولے زمیں پہ ہے کہ نہ کچھ
ہاں ہاں کہ کیا نہ کچھ

گھوڑا ملا کے لڑتے ہیں جلتے ہیں غیور کے
بودے ہیں وہ جو لڑتے ہیں جرم بوں کے

۹۹

نیزہ کہ کے آیا وہ ناگاہ
جلال کیا جلال میں شاہ
وقت وجیل لڑ رہے تھے
حائر ہوئے نمود ہوا

صحرا میں شیر خون سے بیتاب ہوگئے
دریا میں مچھلیوں کے جگر آب ہوگئے

۱ یہ ایک گھوڑے بدلنے کا نام ہے یعنی ایک گھوڑے پر بیٹھا ہوا ۱۲
۲ شرغار بھاگنا ۱۲
۳ صعوہ ہندی ۱۲
۴ مولا ۱۲
۵ یعنی پیدا کرنے والا ۱۲
۶ مراد جناب امیر علیہ السلام ۱۲

Marsiya Marsiya
www.emarsiya.com

۱۰۰

اللہ رے تیغ صاعقہ کردار کی چمک
پرتو سے جس کے برق شرر بار کی چمک
وہ جھپکا سفید دیکھ کے تلوار کی چمک
گویا جگر میں ڈوب گئی دھار کی چمک

گھوڑا چراغ پا ہوا رانیں سرک گئیں
وہ کیا تمام فوج کی آنکھیں جھپک گئیں

۱۰۳

اُٹھ بڑھا وہ چلے دونوں ٹوٹ کے وار
لیکن سب انکے وار تھے شاہ نجف کے وار
دیتے بھی ہیں کسی کو علی کے غلاف کے وار
انکا نہ ایک وار نہ اس سا صفت کے وار

ہر چند ڈھال کی بھی جھلم کی بھی آڑ تھی
جو ضرب تھی سپر کیلئے وہ پہاڑ تھی

۱۰۶

ہنسا کر کے اسکو پکارا وہ شیر نر
آتی ہے تیغ ہاں سر گردن کے باخبر
نکالا نے جلد فرق پہ لی آہنین سپر
بچی یہ آئی کوند کے بجلی تو ہے سپر

ترچھا چلا جو ہاتھ سعادت نشان کا
گردن فرس کی اڑ گئی سر پہلوان کا

۱۰۱

فرمایا باگ چھوڑ کے گھوڑا الٹ پھر آ
پہلی ہے اب فرس نہ زمین پر اتر کے آ
دیکھ اب فرس نہ زمین پر اتر کے آ

یہ سخت ہاتھ باگ کی نرمی ضرور ہے
تو خود ہے جو اس فرس نے تصور ہے

۱۰۴

دیتا تھا جھٹکے بڑھتا تھا گھٹتا تھا بار بار
مڑتا تھا جھکتا تھا اٹھتا تھا بار بار
سر پر اور جھکتا تھا بار بار
گھوڑا جھکا جھکا کے اٹھاتا تھا بار بار

دھڑکا تھا خود اُسے کہ گرا اب نہ ہو زمین
گردن پہ تھا کبھی کبھی گھوڑے کی زین پر

۱۰۷

شمشیر کی صدا سے ہلا گنبد فلک
احنف کا سامنے ہوا شور تا سمک
پڑھ کر درود کھنچ گئے تیغ بے محک
دیکھی جو تیغ تیغ پہ اللہ کی چمک

بے سیر یوں ہوئی تھیں صفیں اہل غدر کی
ایسا ہی رن پڑا تھا لڑائی میں بدر کی

۱۰۲

کہتا تھا اب تو ہٹنا ہے آنا ہے گر نہ ہو
سمجھو زور دست و تیغ دکھانا ہے گر نہ ہو
دنیا سے جلد رہ میں جانا ہے گر نہ ہو
گر زور ہے تو بھاگ تو آنا ہے گر نہ ہو

سامان شکست کے ہیں تباہی کے طور ہیں
گھٹنا ہے بڑھ کے کیوں یہ سپاہی کے طور ہیں

۱۰۵

تھا سب کو سامنا غضب کردگار کا
خون تھا جگر سوار کا دل راہوار کا
مہلت قرار کی نہ تھی نہ بار فرار کا
کیا ہے ہوئی تھی موت گلا تھا شکار کا

کہتی تھی شہ تو پیاسے ہوں پانی تو دیجئے
اب چھوڑتی ہوں کب میں تجھے بے لہو ہوئے

۱۰۸

چاروں طرف جو زین ہو شور لڑائی کا
بس اور کیا رہے نہ ہو کوئی جہان
بل سے کہا کہ خون میں ہے دو جہان
بھائی نہ جی اٹھیگے نہ فرزند نہ پدر

یہ معرکہ رلائیگا ساری خدائی کو
بس اے حسینؑ ختم کرو اب لڑائی کو

لے رفعت بلند
بیوقوف ۱۲
یعنی گھوڑا جو میں
الف سیدھا ہوا ہے
یہ اتنے ہیں یعنی
زمین پر برابر آ کے
میں سکندری
یعنی گھوڑے کو نہ کھائے
یہ الفاظ محاورات
شہسواروں کے
ہیں ۱۲

Marsiya e Marsiya
www.amarsiya.com

۱۰۹

مجمع ہوا تمام پریشان بہت لڑے
بندی ہزار ہا ہوئے بیجان بہت لڑے
سب خون سے لال ہو گیا میدان بہت لڑے
امت کی مشکل اب کرو آسان بہت لڑے

دکھلاؤ صبر تیغ شرربار روک لو
یہ بھی ہے اک جہاد کہ تلوار روک لو

۱۱۰

فرما کے یہ نیام مین کی تیغ شعلہ فام
قبضے کو اسکے چوم کے پھر یہ کیا کلام
رہیو گواہ اے اسد اللہ کی حسام
ہوتا ہے قتل آپ پہ مظلوم فتنہ کام

کہیو یہ روز حشر جناب الٰہ مین
سید نے سرخوشی سے دیا تیری راہ مین

۱۱۱

رکتے ہی تیغ دلیر شیر الٰہ کے
گھر آئے آفتاب پہ بادل سیاہ کے
برسائے تیر سینۂ اقدس پہ شاہ کے
دریا بہائے خون رسالت پناہ کے

وقت اخیر شاہ مین جو پایا حسین کو
نیزے لگا لگا کے گرایا حسین کو

۱۱۲

گرتے ہی خون سے زخمون کے تر ہو گئی زمین
بیٹھے سنبھل کے قبلہ کی جانب امام دین
سورہ زبان پہ تھا کہ لگی سر پہ تیغ کین
رکھدی زمین پہ خون مین ڈوبی ہوئی حسین

غل عرش پر ہوا کہ سر افگندگی یہ ہے
طاعت یہ ہی نماز یہ ہے بندگی یہ ہے

۱۱۳

اصغر اکبر آپ نے کہکر اٹھایا سر
چاہا کہ خم ہون دوسرے سجدے کو خاک پر
سینے پہ اک سنان جو لگی چھد گیا جگر
سیدھے گرے تو پہلو چپ پر لگا نہ

کی دل سے آہ فاطمہ کے نور عین نے
آنکھین تڑپ تڑپ کے پھرا دین حسین نے

۱۱۴

در پر تھے نوحہ گر حرم شاہ مشرقین
اک شور تھا کہ ہائے محمد کے نور عین
برپا ہوا جو غلغلۂ اقتل الحسین
بنت علی نکل پڑی کرتی ہوئی یہ بین

واحسرتا اجڑ گئی بستی جہان کی
لوگو کدھر ہے لاش مرے بھائی جان کی

۱۱۵

اے ساکنان ماریہ بیکس کے کام آؤ
اے اہل نینوا مرے سید پہ رحم کھاؤ
باشندے کربلا کے کدھر ہین کوئی بلاؤ
فرزند فاطمہ کو یہان تک بچا لاؤ

تیغین ستم کی چل رہی ہین بھوکے پیاسے پر
سینہ سپر ہو اپنے نبی کے نواسے پر

۱۱۶

ہے ہے یہ وہ حسین ہے جو ہے امام دہر
دین کا روان جسکی بدولت ہے شہر شہر
وہ آج ذبح ہوتا ہے پیاسا کنارے نہر
فریاد بھی کوئی نہین سنتا یہ کیا ہے قہر

برباد ہو رہی ہے کمائی بتول کی
لٹتا ہے گھر علی کا دہائی رسول کی

۱۱۷

قاتل تھے گرد بیچ مین زہرا کے نور عین
برپا تھا شور حشر کسی دل کو تھا نہ چین
خون مین زمین پہ لوٹتے تھے شاہ مشرقین
چلاتی تھی صفون کے ادھر خواہر حسین

لٹتے ہوئے علی کی کمائی کو دیکھلون
للہ راہ دو کہ مین بھائی کو دیکھلون

Marsiyan Marsiya
www.emarsiya.com

۱۱۸

زینب کو پوچھتی تھین کہ کیا کیا صدف
روکے ہوئے تھی راہ ادھر یہ بنو کی
قاسم سے کہہ رہا تھا یہ ابن نجف
پانی پلا دے ساقی کوثر کا ہون خلف

۱۲۱

مقتل سے آئی روبہ جیدی صدا
زینب حسین ذبح ہوا ہا حسین
صادق نے اپنا وعدہ طفلی کیا ادا
پیاسا گیا جہان سے دو عالم کا مقتدا

۱۲۴

چلائی منھ کو پیٹ کے یہ بنت مرتضیٰ
ہے ہے حسین شکل دکھائی جھجھ یہ سر
بوجان سے ان کھلی ہوئی آنکھون مین وہ
حسرت سے دیکھتے ہو کہ خواہر ہے دل

۱۱۹

خنجر ابھی نہ پھیر بہت تشنہ کام ہون
کافر کو پانی دیتے ہین مین تو امام ہون

۱۲۲

پامال ظلم ہوتا ہے اب پیکر حسین
ہے ہے لئے ہے ہاتھ مین قاتل سر حسین

۱۲۵

نکلی ہون گھر سے بلو مین انواج ستم کے
خیمے مین لیچلو مرے بازو کو تھام کے

۱۱۹

دونون گلین گلے کی جو خنجر سے کٹ گئین
کاش اپنے فاطمہ زہرا لپٹ گئین

۱۲۲

یون تڑپی تھام کر جگر و دل زمین پر
اٹھ اٹھ کے جیسے گرتا ہے بسمل زمین پر

۱۲۵

واحسرتا کہ روح محمد کے سامنے
مارا رلا رلا کے تجھے فوج شام نے

۱۲۰

درود اس تن پہ خون و اسلام
جب قطع قطع ظلم کی تیغون سے تھا تمام
اور آستین چڑھائے ہوئے قاتل امام
ہوتا تھا ذبح تیغ سے ہی تشنہ کام

۱۲۳

نکلا تھا وقت ذبح جو لبون سے شکر دم
ثابت یہ تھا کہ دیکھ رہے ہین امام
بجلی ہوئی تھی منھ سے زبان شکر دم
تازہ لہو ٹپکتا تھا شمر لعین کے سم

۱۲۶

آنکھین تو فاقہ کش کی نقاہت سے بند تھین
اور وہ محمد کی صدائین بلند تھین

مجروح لب کھلے تھے شہ تشنہ کام کے
نعرے مین تھے بندھے ہوئے گیسو امام کے

پھر جائے گھر مین یا ہین تڑپ کر ہین
بھیا بتائے جاؤ کہ اب کیا کرین ہین

Marsiya Marsiya
www.emarsiya.com

۱۲۷

آئی صدا کہ صبر کرو شکر رب کرو
زینب خدا کو شکر و ادب کرو
اس راہ میں نہ رنج و تعب کرو
خالق سے عاصیوں کی شفاعت طلب کرو

مانگو دعا ہی بخشش امت کریم سے
تم قید ہو رہا ہوں وہ نار جحیم سے

۱۲۸

ہان عاشقو حسین کے آہ و بکا کرو
زہرا کا ساتھ درد و مصطفیٰ کرو
فی حب شہ حسین ثابت بپا کرو

سمجھو شریک مجلس ماتم بتول کو
سب ملکے دو حسین کا پرسا رسول کو

۱۲۹

اے سبط مصطفیٰ ترا ماتم نہ ہو سکا
اے کشتہ جفا ترا ماتم نہ ہو سکا
مظلوم کربلا ترا ماتم نہ ہو سکا
مذبوح بے نوا ترا ماتم نہ ہو سکا

پانی سے مرتے دم نہ زباں آشنا ہوئی
سجدے میں ہے غضب تری گردن جدا ہوئی

۱۳۰

اے تشنہ کام مجلس ماتم الوداع
اے مبتلائے محنت و آلام الوداع
اے سبط مصطفیٰ علی اعدام الوداع
مذبوح تیغ ستم بد انجام الوداع

عرصہ اب ایک شب کا ہی جانیں آپ کے
کل خاک اڑیگی تعزیہ خانیں آپ کے

۱۳۱

واحسرتا کہ عشرہ ماتم ہوا تمام
افسوس ہو گئے غم و غصہ تمام
جوش غم سے کہ آج محرم ہوا تمام

روز نہم ہے روضہ منور حسین کو
لو صاحبو وداع کرو اب حسین کو

۱۳۲

اب کل ہے روز آپ کے گھر دفن کے لئے
علموں کو اب بچھا کے منبر حسین کے لئے
کل کربلا میں شہ خضرا کے لئے
کل مصطفیٰ نواسے کے لئے

کل شاہ ذبح ہونگے خنجر کی دھار سے
نکلی ہیں آج فاطمہ زہرا مزار سے

۱۳۳

یارب دعا ہو مونس شیدا کی مستجاب
جو روتے ہیں عطا انہیں اسکا ثواب کر
زہرا کے بہر باب کر
ہمکو بھی زائر شہ عالیجناب کر

اب دل میں ہے نوشتہ مزار امام ہے
پیری کا سامنا ہے جوانی تمام ہے

سلام

شور رونے کا ہوا محبی اندر باہر
اے زینب بعد ہوئے جدا کبریا باہر
اشک کا اشارہ تھا کہ حسین حسین
حد امکان سے جاوں ابھی ارکربلا باہر

قطعہ

چل آ نظر کی چھپی کا بھید کھل سنیے
نکل آ دل سے نکل بیٹھ باہر
آپ حضرت کے کہا روکے چلے آپ
حسین دیکھے نکل آ تمہیں یاد باہر

MarsiyaeMarsiya
www.emarsiya.com